اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس کی وضاحت

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، اس کا کیا مطلب ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان فرمادیجئے۔

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اللہ کریم کا پسندیدہ دین صرف اور صرف اسلام ہے، چونکہ یہ خالقِ کائنات کو پسند ہے اس لیے مالک کریم نے اس میں وہ جامعیّت، اَکملیت اورکمال و وُسعت رکھی ہے کہ جو صرف اسلام ہی کا خاصہ ہے۔ اس کے اَحکام کا ہر زمانے، ہر خطّے، ہر عمر کے انسانوں کے لیے قابلِ عمل ہونا اسلام کی جامعیّت و معنویت اور اس کے مکمل ضابطۂ حیات (Code of life) ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اسلام کے مکمل ضابطۂ حیات ہونے کو آسان الفاظ میں یوں بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ:

ضابطہ کا مطلب ہے: قاعدہ، دستور، آئین، قانون، انتظام۔ اور حَیات کا مطلب ہے: "زندگی۔"

تو ضابطۂ حیات کا مطلب ہوا: "زندگی گزارنے کا قانون، دستور وغیرہ" اسے دَستورُ العمل بھی کہا جاسکتا ہے۔

جب، جہاں زندگی پائی جائے گی، وہیں اسلام کے احکام بھی موجود ہوں گے۔

اور اسلام صرف عبادات (نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) تک محدود نہیں، بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یعنی: عبادات کا طریقہ سکھاتا ہے۔ معاملات (تجارت، قرض، خرید و فروخت) کے اصول بتاتا ہے۔ اخلاقیات کی تعلیم دیتا ہے۔ معاشرت (ازدواجی زندگی، وراثت، رشتہ داروں کے حقوق) کا نظام دیتا ہے، یہاں تک کہ اسلام انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو اللہ کے احکام کے مطابق چلانے کا مکمل نظام پیش کرتا ہے۔ اور نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے عبادات، تجارت، عدل، جنگ وامن، اخلاق، شادی، طلاق، وراثت، ہمسایوں کے حقوق، نجی معاملات بجالانے کے آداب تک سکھائے۔

فیروزاللغات میں ہے "ضابطہ: قاعدہ۔ قانون۔ دستورالعمل۔ انتظام۔" (فیروزاللغات، صفحہ 919، فیروزسنز، لاہور)

اسلام ان تمام ضرورتوں سے متعلق راہنمائی کا اِحاطہ کئے ہوئے ہے۔ غذا ہی کو دیکھ لیجیے جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

(وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ)

ترجمۂ کنز الایمان: اور کھاؤ اور پیؤ اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔ (القرآن، پارہ 8، سورۃ الاعراف، آیت: 31)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًاؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَةٍ غَیْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا تو جو بھوک پیاس کی شدت میں مجبور ہو اس حال میں کہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو (تو وہ کھاسکتا ہے۔) تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (القرآن، پارہ 6، سورۃ المائدۃ، آیت: 3)

تفسیر صراط الجنان میں ہے "اس آیت سے کئی احکام معلوم ہوئے: **پہلا** یہ کہ صرف اسلام اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہے یعنی جواَب دین محمدی کی صورت میں ہے، باقی سب دین اب ناقابلِ قبول ہیں۔ **دوسرا** یہ کہ اس آیت کے نزول کے بعد قیامت تک اسلام کا کوئی حکم منسوخ نہیں ہو سکتا۔ **تیسرا** یہ کہ اصولِ دین میں زیادتی کمی نہیں ہو سکتی۔ اجتہادی فروعی مسئلے ہمیشہ نکلتے رہیں گے۔ **چوتھا** یہ کہ سیدُالمرسلین صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا کیونکہ دین کامل ہو چکا، سورج نکل آنے پر چراغ کی ضرورت نہیں، لہٰذا قادیانی جھوٹے، بے دین اور خدا عَزَّوَجَلَّ کے کلام اور دین کو ناقص سمجھنے والے ہیں۔ **پانچواں** یہ کہ اسلام کو چھوڑ کر کوئی لاکھوں نیکیاں کرے خدا عَزَّوَجَلَّ کو پیارا نہیں کیونکہ اسلام جڑ ہے اور اعمال شاخیں اور پتے اور جڑ کٹ جانے کے بعد شاخوں اور پتوں کو پانی دینا بے کار ہے۔" (صراط الجنان، جلد2، صفحہ429، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک ذات ہر درجے اور ہر مرتبے کے انسان کے لئے نمونہ ہے، جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًا﴾ ترجمہ کنزالعرفان: بیشک تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ موجود ہے اس کے لیے جو اللہ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے۔ (القرآن، پارہ 21، سورۃ الاحزاب، آیت: 21)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ"

ترجمہ: میں نے تم میں دو چیزیں وہ چھوڑی ہیں جب تک انہیں مضبوط تھامے رہو گے گمراہ نہ ہو گے، اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت۔ (موطا مالک، جلد2، صفحہ899، کتاب القدر، حدیث: 3، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

السنن الکبری للبیہقی میں ہے

"كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل الخلاء لبس حذاءه، وغطى رأسه"

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو اپنے جوتے پہن لیتے اور اپنے سر کو ڈھانپ لیتے تھے۔" (السنن الکبری للبیہقی، جلد1، صفحہ155، حدیث: 456، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4543

تاریخ اجراء: 23جمادی الثانی1447ھ/15دسمبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net